سوال

(156) عقیقہ میں گائے اور اونٹ ذبح کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص عقیقہ میں گائے ذبح کرے تو اس میں مثل اضحیہ کے سات عقیقہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس بارے میں کوئی نص میری نظر سے نہیں گزری ہے ہاں قیاساً علی الاضحیہ جائز ہے بشرطیکہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مرفوع:

"يُعَقُّ عنهُ من الإبلِ والبقرِ والغنمِ"[1]

اس (بچے) کی طرف سے اونٹ، گائے اور بکری کے ساتھ عقیقہ کیا جائے۔ جو نیل الاوطار میں طبرانی اور ابو شیخ کے حوالے سے منقول ہے قابل احتجاج ہو، مگر چونکہ ایسی کوئی کتاب جس میں اس حدیث کی اسناد یا ائمہ حدیث میں سے جو متسائل نہ ہوں، ان کی تصحیح یا تحسین منقول ہو، میرے پاس موجود نہیں ہے، لہذا میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح اس بارے میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا کہ عقیقہ کا قیاس اضحیہ پر صحیح ہے یا نہیں؟ نیل الاوطار (4/374) میں جو یہ عبارت منقول ہے:

"ونص احمد علی انها تشترط بدنة او بقرة كاملة"

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ صراحت کی ہے کہ اس (عقیقے) میں مکمل اونٹ اور گائے کی شرط لگائی جاتی ہے۔

سو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس قیاس کو صحیح نہیں جانا اور امام رافعی کے قول:

"ويجوز اشتراك سبعة في الابل والبقر كما في الاضحية"

اونٹ اور گائے میں قربانی کی طرح (عقیقے میں) سات حصے داروں کی شراکت جائز ہے۔ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے اس قیاس کو صحیح سمجھا مگر یہ نہیں بتایا کہ ان دونوں (عقیقہ اور اضحیہ) میں جامع کیا ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور اگر جامع ان دونوں میں "تقریب باراقة الدم" خون بہا کر قرب الٰہی حاصل کرنا۔ قرار دیا جائے، جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے تو اس پر یہ شبہہ وارد ہوتا ہے کہ اس تقریر پر لازم ہو گا کہ ہر دم متقرب بہ میں احکام اضحیہ معتبر ہوں، حالانکہ ذبیحہ العرس اور دیگر دمائے ولائم میں کوئی بھی نہیں کہتا کہ احکام اضحیہ کا اعتبار

لازم ہے۔

الحاصل احتیاط اسی میں ہے کہ ماثور عن الشارع پر اقتصار کیا جائے اور بلا ضرورت اس میں رائے اور قیاس کو دخل نہ دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ: محمد عبداللہ(9/ربیع الاول 1332ھ)

---

[1]۔المعجم الصغیر للطبرانی(1/150)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:315

محدث فتویٰ